كِتَابُ الْوَصَايَا

یہ کتاب وصیت کے بیان میں ہے

وصایا کے لغوی وفقہی مفہوم کا بیان

وصایا وصیت کی جمع ہے خطایا خطیۃ کی جمع ہے وصیت اسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنے وارثوں سے یہ کہہ جائے کہ میرے مرنے کے بعد یہ فلاں فلاں کام کرنا مثلاً میری طرف سے مسجد بنوا دینا، کنواں بنوا دینا، یا مدرسہ اور خانقاہ وغیرہ میں اتنا روپیہ دیدینا یا فلاں شخص کو اتنا روپیہ یا مال دے دینا یا فقراء ومساکین کو طعام وغلہ یا کپڑے تقسیم کر دینا وغیرہ وغیرہ اور یا جو فرائض و واجبات مثلاً نماز اور زکوۃ وغیرہ اس کی غفلت کی وجہ سے قضاء ہو گئے تھے ان کے بارے میں اپنے ورثاء سے کہے کہ یہ ادا کر دینا یا ان کا کفارہ دے دینا اسی طرح بعض مواقع پر وصیت نصیحت کے معنی میں بھی استعمال ہوتی ہے۔

علماء ظواہر (یعنی وہ علماء جو بہر صورت قرآن وحدیث کے ظاہری مفہوم پر عمل کرتے ہیں) کے نزدیک وصیت کرنا واجب ہے جبکہ دوسرے تمام علماء کے ہاں پہلے تو وصیت واجب تھی یعنی اپنے اختیار سے والدین اور رشتہ داروں کے لئے اپنے مال واسباب میں سے حصے مقرر کرنا جانا ہر مال دار پر واجب تھا لیکن جب آیت میراث نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے خود تمام حصے متعین ومقرر فرما دیئے تو یہ حکم منسوخ ہو گیا اسی لئے وارث کے لئے وصیت کرنا درست نہیں ہے البتہ آیت میراث کے بعد بھی تہائی مال میں وصیت کرنے کا اختیار باقی رکھا گیا تا کہ اگر کوئی شخص اپنے آخری وقت میں فی سبیل اللہ مال خرچ کر کے اپنی عمر بھی کی تقصیرات مثلاً بخل وغیرہ کا کفارہ اور مکافات کرنا چاہے تو یہ سعادت حاصل کر لے یا اگر اپنے کسی دوست یا دور کے رشتہ دار یا خادم وغیرہ کو کچھ دینا چاہے تو اس تہائی میں سے دیکر اپنا دل خوش کر لے۔

علماء نے لکھا ہے کہ اگر کسی شخص پر کوئی قرض وغیرہ ہو یا اس کے پاس کسی کی امانت رکھی ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس کی ادائیگی وواپسی کی وصیت کر جائے اور اس بارے میں ایک وصیت نامہ لکھ کر اس پر گواہیاں کرالے۔

باب الْكَرَاهِيَةِ فِي تَأْخِيرِ الْوَصِيَّةِ

یہ باب ہے کہ وصیت میں تاخیر کرنا مکروہ ہے

3613 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

3613-تقدم (الحديث 2541).

قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ "اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ اجر کے اعتبار سے بڑا ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ کہ تم اس وقت صدقہ کرو' جب تم تندرست ہو' مال سے دلچسپی بھی ہو' غربت کا اندیشہ بھی ہو اور زندہ رہنے کی اُمید بھی ہو' تم اسے اس وقت تک مؤخر نہ کردو کہ جب جان حلق تک پہنچ جائے اور پھر تم کہو کہ فلاں کو اتنا مل جائے' حالانکہ وہ تو ویسے ہی فلاں کو مل جاتا ہے''۔

3614 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ" . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِ وَارِثِهٖ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ مَالُكَ مَا قَدَّمْتَ وَمَالُ وَارِثِكَ مَا اَخَّرْتَ" .

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کون ایسا شخص ہے؟ جس کے وارث کا مال' اس کے نزدیک اس کے اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک شخص کے نزدیک' اس کا اپنا مال ہی اس کے وارث کے مال سے زیادہ محبوب ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ بات جان لو کہ تم میں سے ہر ایک شخص کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہوتا ہے' تمہارا مال وہ ہے' جو تم (صدقہ کر کے) آگے بھیج دیتے ہو اور جو تم (اپنے پیچھے دنیا میں) چھوڑ جاتے ہو' وہ تمہارے وارث کا مال ہے''۔

3615 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "(اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ) قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِیْ مَالِیْ وَاِنَّمَا مَالُكَ مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ" .

★★ مطرف اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں (پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:)

3614-اخرجه البخاري في الرقاق، باب ما قدم من ماله فهو له (الحديث 6442) مختصراً . تحفة الاشراف (9192) .

3615-اخرجه مسلم في الزهد و الرقاق، . (الحديث 3) . و اخرجه الترمذي في الزهد، باب (منه) (الحديث 2342)، و في تفسير القرآن، باب (ومن سورة التكاثر) (الحديث 3354) . تحفة الاشراف (5346) .

''کثرت تمہیں غافل کردے گی' یہاں تک کہ تم قبرستان پہنچ جاؤ گے''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

''آدم کا بیٹا یہی کہتا رہتا ہے' میرا مال' میرا مال، حالانکہ تمہارا مال وہ ہے، جسے تم کھا کر فنا کر دیتے ہو، یا پہن کر پرانا کر دیتے ہو، یا صدقہ کر کے آگے بھیج دیتے ہو''۔

3616 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ سَمِعَ اَبَا حَبِيبَةَ الطَّائِيَّ قَالَ اَوْصٰى رَجُلٌ بِدَنَانِيرَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ فَسُئِلَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَثَلُ الَّذِيْ يُعْتِقُ اَوْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ مَثَلُ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَعْدَ مَا يَشْبَعُ" .

★★ ابوحبیبہ طائی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اللہ کی راہ میں کچھ دینار دینے کی وصیت کی' یہ مسئلہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا:

''جو شخص مرنے کے قریب غلام آزاد کرتا ہے، یا صدقہ کرتا ہے' اس کی مثال اس طرح ہے، جیسے کوئی شخص خود سیر ہو جانے کے بعد کوئی چیز کسی کو تحفے کے طور پر دیتا ہے''۔

3617 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا حَقُّ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ لَّهُ شَيْءٌ يُوْصٰى فِيْهِ اَنْ يَّبِيْتَ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ" .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی بھی مسلمان کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو' جس کے بارے میں وہ وصیت کر سکتا ہو اور پھر دو راتیں ایسے ہی گزر جائیں (اور اس نے کوئی وصیت نہ کی ہو) اس کی وصیت اس شخص کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہیے''۔

3618 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا حَقُّ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ لَّهُ شَيْءٌ يُوْصٰى فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ" .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی مسلمان کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو' جس کے بارے میں وہ وصیت کر سکتا ہو اور پھر دو راتیں گزر جائیں (اور اُس نے وصیت تحریر نہ کی ہو) اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی

3616-اخرجه ابو داؤد في العتق، باب في فضل العتق في الصحة (الحديث 3968) مختصراً . و اخرجه الترمذي في الوصايا، باب ما جاء في الرجل يتصدق او يعتق عند الموت (الحديث 2123) مطولاً . تحفة الاشراف (10970) .

3617-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8085) .

3618-اخرجه البخاري في الوصايا، باب الوصايا (الحديث 2738) . تحفة الاشراف (8382) .

ہونی چاہیے''۔

3619 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اپنے قول کے طور پر یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ نقل کی گئی ہے۔

3620 - اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ فَاِنَّ سَالِمًا اَخْبَرَنِىْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا حَقُّ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ تَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلَاثُ لَيَالٍ اِلَّا وَعِنْدَهُ وَصِيَّتُهُ" ۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَىَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ اِلَّا وَعِنْدِىْ وَصِيَّتِىْ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی مسلمان کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ تین دن گزر جائیں اور (اس نے وصیت تحریر نہ کی ہو) اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہیے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے' اس کے بعد میری وصیت ہمیشہ میرے پاس لکھی ہوتی ہے۔

3621 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ الْوَزِيْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا حَقُّ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ لَهُ شَىْءٌ يُوْصَى فِيْهِ فَيَبِيْتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوْبَةٌ" ۔

★★ سالم بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی مسلمان کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز موجود ہو' جس کے بارے میں وہ وصیت کر سکتا ہو' پھر وہ تین راتوں تک (اس کی وصیت تحریر نہ کرے) اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہیے''۔

باب هَلْ اَوْصَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی؟

3622 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ

3619-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7751) .

3620-اخرجه مسلم في الوصية، (الحديث 4م) . تحفة الاشراف (7000) .

3621-اخرجه مسلم في الوصية، (الحديث 4م) . تحفة الاشراف (6896) .

حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی اَوْصٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ـ قُلْتُ كَیْفَ كَتَبَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ الْوَصِیَّةَ قَالَ اَوْصٰی بِكِتَابِ اللّٰهِ ـ

☆☆ طلحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: پھر اس کی وجہ کیا ہے؟ جبکہ آپ نے مسلمانوں کے لیے وصیت کو لازم قرار دیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب کے حکم کے مطابق وصیت کی تھی (اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب کے احکام پر عمل پیرا ہونے کی وصیت کی تھی)۔

3623 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنِ الْاَعْمَشِ وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِیْرًا وَّلَا اَوْصٰی بِشَیْءٍ ـ

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دینار' کوئی درہم' کوئی بکری' کوئی اونٹ (ترکے میں) نہیں چھوڑا اور نہ ہی آپ نے کسی چیز کے بارے میں کوئی وصیت کی۔

3624 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمًا وَّلَا دِیْنَارًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِیْرًا وَّمَا اَوْصٰی ـ

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی درہم' کوئی دینار' کوئی بکری' کوئی اونٹ نہیں چھوڑا اور نہ ہی آپ نے وصیت کی۔

3625 – اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهُذَیْلِ وَاَحْمَدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَا حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمًا وَّلَا دِیْنَارًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِیْرًا وَّلَا اَوْصٰی ـ لَمْ یَذْكُرْ جَعْفَرٌ دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا ـ

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دینار' کوئی درہم' کوئی بکری' کوئی اونٹ نہیں چھوڑا، اور نہ

3622-اخرجه البخاري في الوصايا، باب الوصايا (الحديث 2740)، و في المغازي، باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم و وفاته (الحديث 4460)، و في فضائل القرآن باب الوصاة بكتاب الله عزوجل (الحديث 5022) . و اخرجه مسلم في الوصية باب ترك الوصية لمن ليس له شيء يوصي فيه (الحديث 16 و 17) . واخرجه الترمذي في الوصايا، باب ما جاء ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يوص (الحديث 2119) . و اخرجه ابن ماجه في الوصايا، باب هل اوصى رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 2696) . تحفة الاشراف (5170) .

3623-اخرجه مسلم في الوصايا، باب ترك الوصية لمن ليس له شيء يوصي فيه (الحديث 18) . واخرجه ابو داؤد في الوصايا، باب ما جاء في ما يومر به من الوصية (الحديث 2863) واخرجه النسائي في الوصايا، هل اوصى النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3624) . و اخرجه ابن ماجه في الوصايا، باب هل اوصى رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 2695) . تحفة الاشراف (17610) .

3624-تقدم (الحديث 3623) .

3625-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15967) .

ہی آپ نے کوئی وصیت کی۔

جعفر نامی راوی نے اپنی روایت میں دینار اور درہم کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

3626 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَى اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُوْلَ فِيْهَا فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اَشْعُرُ فَاِلٰى مَنْ اَوْصَى

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں وصیت کی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو طشت منگوایا تھا' تاکہ آپ اس میں پیشاب کر لیں' (پھر اس کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور مجھے پتہ بھی نہیں چلا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کس کو کی تھی؟

3627 - اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ اَحَدٌ غَيْرِیْ - قَالَتْ - وَدَعَا بِالطَّسْتِ -

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا' اس وقت میرے علاوہ آپ کے پاس کوئی بھی نہیں تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طشت منگوایا تھا (یعنی اس میں پیشاب کرنے کے لیے اسے منگوایا تھا)۔

باب الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

یہ باب ہے کہ ایک تہائی مال کے بارے میں وصیت کرنا

3628 - اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ

3626-تقدم (الحديث 33) .

3627-تقدم (الحديث 33) .

3628-اخرجه البخاري في الجنائز، باب رثاء النبي صلى الله عليه وسلم سعد بن خولة (الحديث 1295) مطولًا، و في مناقب الانصار، باب قول النبي (اللهم امض لا صحابي هجرتهم) و مرثيته لمن مات بمكة (الحديث 3936) مطولًا، و في المغازي، باب حجة الوداع (الحديث 4409) مطولًا، و في المرضى، باب مارخص للمريض ان يقول: اني وجع او وارأساه او اشتد بي الوجع (الحديث 5668)، و في الدعوات، باب الدعاء برفع الوباء و الوجع (الحديث 6373)، و في الفرائض، باب ميراث البنات (الحديث 6733) مطولًا . و اخرجه مسلم في الوصية، باب الوصية بالثلث (الحديث 5) مطولًا و اخرجه ابو داؤد في الوصايا، باب ما جاء في ما لا يجوز للموصي في ماله (الحديث 2864) مطولًا . و اخرجه الترمذي في الوصايا، باب ما جاء في الوصية بالثلث (الحديث 2116) مطولًا . و اخرجه ابن ماجه في الوصايا، باب الوصية بالثلث (الحديث 2708) و الحديث عند: البخاري في الايمان، باب ما جاء ان الاعمال بالنية و الحسبة و لكل امرىء ما نوى (الحديث 56) . و النسائي في عمل اليوم والليلة، الدعاء لمن مات بغير الارض التي هاجر منها (الحديث 1090)، و في عشرة النساء من الكبرى، باب الوصية بالثلث (الحديث 304)، و ثواب النفقة التي يبتغى بها وجه الله تعالى (الحديث 324) . تحفة الاشراف (3890) .

قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ فَاَتَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِي مَالًا كَثِيْرًا وَّلَيْسَ يَرِثُنِي اِلَّا ابْنَتِي اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ "لَا" . قُلْتُ فَالشَّطْرَ قَالَ "لَا" .
قُلْتُ فَالثُّلُثَ قَالَ "الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ" .

★★ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں شدید بیمار ہو کر قریب الموت ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس میری عیادت کرنے کے لیے تشریف لائے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے' تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کی: نصف کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کی: ایک تہائی کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تہائی کر دو ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے' تم اپنے ورثاء کو خوشحال چھوڑ کر جاؤ' یہ ان کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم انہیں بدحال چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔

تہائی سے زائد وصیت کے عدم جواز کا بیان

تہائی سے زائد کی وصیت کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ارشاد فرمایا ہے کہ تم تہائی کی وصیت کرو۔ اور تہائی بہت زیادہ ہے۔ اور یہ ارشاد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سارے اور نصف مال کی وصیت کرنے سے منع کیا تھا۔ کیونکہ مال ورثاء کا حق ہے۔ اور اس کی جانب ختم ہونے کا سبب منعقد ہو چکا ہے۔ اور وہ مورث کا مال سے بے پرواہ ہوتا ہے۔ اور ان کا یہ بے پرواہ ہونا مال سے ان کے حق کو واسطہ ہونا ثابت کر دے گا۔ لیکن شریعت نے اجنبیوں کے حق میں تہائی کی مقدار میں اس بے پرواہی کا اظہار نہیں کیا کہ مورث اپنی غلطی کی تلافی کرنے والا بن جائے۔ اسی تفصیل کے مطابق جس کو ہم بیان کر آئے ہیں۔

اور اس کو وارثوں کے حق میں ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ ظاہر یہ ہے کہ مورث اس کو اپنے وارثوں پر صدقہ نہ کرے گا۔ تا کہ اتفاقی طور واقع ہونے والے ایثار سے وہ بچ جائے۔ اسی وضاحت کے مطابق جس کو ہم بیان کر آئے ہیں۔ اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ وصیت میں ظلم کرنا یہ بڑے گناہوں میں سے بھی بڑا ہے۔ اور علماء نے حیف کی معنی تہائی سے زیادہ اور وارث کے حق میں وصیت کرنے کا کیا ہے۔ (ہدایہ، کتاب الوصایا، لاہور)

3629 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّاَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ - وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ - قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِي وَاَنَا

3629-اخرجه البخاري في الوصايا، باب ان يترك و رثته اغنياء خير من ان يتكففوا الناس (الحديث 2742) مطولًا، وفي النفقات، باب فضل النفقة على الاهل (الحديث 5354) مطولًا و اخرجه مسلم في الوصية، باب الوصية بالثلث (الحديث 5م) و اخرجه النسائي في الوصايا، باب الوصية بالثلث (الحديث 3630)، و الحديث عند: النسائي في عشرة النساء من الكبرى، ثواب النفقة التي يبتغى بها وجه الله تعالى (الحديث 325) . تحفة الاشراف (3880) .

بِمَكَّةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُوصِي بِمَالِيْ كُلِّهِ قَالَ "لَا". قُلْتُ فَالشَّطْرَ قَالَ "لَا". قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ "الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ يَتَكَفَّفُوْنَ فِيْ أَيْدِيهِمْ".

☆☆ عامر بن سعد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے کے لیے میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت مکہ میں تھا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے پورے مال (کو صدقہ کرنے) کی وصیت کرنا چاہتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کی: نصف؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کی: ایک تہائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تہائی کر دو ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے اگر تم اپنے ورثاء کو خوشحال چھوڑ کر جاتے ہو تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم انہیں بدحال چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں اور وہ لوگوں کے پاس موجود چیزوں کے محتاج ہوں۔

3630 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَّمُوْتَ بِالْأَرْضِ الَّتِيْ هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "رَحِمَ اللّٰهُ سَعْدَ ابْنَ عَفْرَاءَ أَوْ يَرْحَمُ اللّٰهُ سَعْدَ ابْنَ عَفْرَاءَ". وَلَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا ابْنَةٌ وَّاحِدَةٌ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُوصِي بِمَالِيْ كُلِّهِ قَالَ "لَا". قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ "لَا". قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ "الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ مَا فِيْ أَيْدِيهِمْ".

☆☆ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لائے وہ اس وقت مکہ میں تھے انہیں اس سرزمین پر مرنا پسند نہیں تھا جہاں سے وہ ہجرت کر کے جا چکے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سعد بن عفراء پر رحم کرے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

(حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) اس وقت ان کی صرف ایک بیٹی تھی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے پورے مال کو (اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے) کی وصیت کرنا چاہتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کی: نصف؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کی: ایک تہائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تہائی کر دو ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے تم اپنے ورثاء کو خوشحال چھوڑ کر جاؤ یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم انہیں بدحال چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں کے پاس موجود چیزوں کے محتاج ہوں۔

3631 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ آلِ سَعْدٍ قَالَ مَرِضَ سَعْدٌ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُوصِي بِمَالِيْ كُلِّهِ قَالَ "لَا". وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے جس میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی آل کے ایک فرد نے یہ بات بیان کی

3630-تقدم (الحديث 3629).

3631-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3950).

ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے پورے مال (کو صدقہ کرنے) کی وصیت کرنا چاہتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

3632 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ اشْتَكَى بِمَكَّةَ فَجَائَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ بَكَى وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَمُوتُ بِالْاَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا قَالَ "لَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ". وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ "لَا". قَالَ يَعْنِي بِثُلُثَيْهِ قَالَ "لَا". قَالَ فَنِصْفُهُ قَالَ "لَا". قَالَ فَثُلُثُهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ اِنَّكَ اَنْ تَتْرُكَ بَنِيكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ".

☆☆ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ وہ مکہ میں بیمار ہو گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے' جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو رونے لگے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایسی سرزمین پر مر جاؤں گا جہاں سے میں ہجرت کر کے جا چکا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر اللہ نے چاہا تو ایسا نہیں ہوگا۔

انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے پورے مال کو اللہ کی راہ میں دینے کی وصیت کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! انہوں نے عرض کی: دو تہائی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! انہوں نے عرض کی: نصف؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! انہوں نے عرض کی: ایک تہائی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تہائی کر دو' ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے' تم اپنے بچوں کو خوشحال چھوڑ کر جاؤ' یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم انہیں تنگ دست چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔

3633 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِي فَقَالَ "اَوْصَيْتَ". قُلْتُ نَعَمْ. قَالَ "بِكَمْ". قُلْتُ بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. قَالَ "فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ". قُلْتُ هُمْ اَغْنِيَاءُ. قَالَ "اَوْصِ بِالْعُشْرِ". فَمَا زَالَ يَقُولُ وَاَقُولُ حَتّٰى قَالَ "اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ اَوْ كَبِيرٌ".

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری بیماری کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے کے لیے تشریف لائے' آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے وصیت کر دی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کتنی؟ میں نے عرض کی: میں نے اپنے پورے مال کو اللہ کی راہ میں دینے کی وصیت کی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اپنی اولاد کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کی: وہ خوشحال لوگ ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دسویں حصے کی وصیت کرو' اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اپنی بات پر اصرار کرتے رہے اور میں اپنی گزارش پیش کرتا رہا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک تہائی

3632-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3876) .

3633-اخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في الوصية بالثلث و الربع (الحديث 975) . تحفة الاشراف (3898) .

حصے کے بارے میں وصیت کردوں؟ ویسے ایک تہائی حصہ بھی زیادہ ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ لفظ ہے) ویسے ایک تہائی حصہ بھی بڑا ہے۔

3634 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهُ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ "لَا". قَالَ فَالشَّطْرَ قَالَ "لَا". قَالَ فَالثُّلُثَ قَالَ "الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ اَوْ كَبِيرٌ".

★★ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بیماری کے دوران ان کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لائے تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے پورے مال کے بارے میں (اللہ کی راہ میں دینے کی) وصیت کردوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: نصف کی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! انہوں نے دریافت کیا: ایک تہائی کی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تہائی کردو؟ ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ لفظ ہے:) بڑا ہے۔

شرح

"میرا کوئی وارث نہیں ہے" سے حضرت سعد کی مراد یہ تھی کہ ذوی الفروض سے میرا کوئی وارث نہیں ہے یا یہ کہ ایسے وارثوں میں سے کہ جن کے بارے میں مجھے یہ خوف نہ ہو کہ وہ میرا مال ضائع کردیں گے علاوہ ایک بیٹی کے اور کوئی وارث نہیں ہے، حضرت سعد کے اس جملہ کی یہ تاویل اس لئے کی گئی ہے کہ حضرت سعد کے کئی عصبی وارث تھے۔ یہ حدیث جہاں اس بات کی دلیل ہے کہ مال جمع کرنا مباح ہے وہیں اس بات کی بھی دلیل ہے کہ وارثوں کے حق میں عدل وانصاف کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس میت کے وارث موجود ہوں تو اس کی وصیت اس کے تہائی مال سے زائد میں جاری نہیں ہوتی، البتہ اگر وہ ورثاء اپنی اجازت وخوشی سے چاہیں تو ایک تہائی سے زائد میں بھی بلکہ سارے ہی مال میں وصیت جاری ہوسکتی ہے بشرطیکہ سب وارث عاقل وبالغ اور موجود ہوں اور جس میت کا کوئی وارث نہ ہو تو اس صورت میں بھی اکثر علماء کا یہی مسلک ہے کہ اس کی وصیت بھی ایک تہائی سے زائد میں جاری نہیں ہوسکتی۔

البتہ حضرت امام اعظم اور ان کے متبعین علماء اس صورت میں ایک تہائی سے زائد میں بھی وصیت جاری کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں نیز حضرت امام احمد اور حضرت اسحٰق کا بھی یہی قول ہے۔ اس حدیث میں اس بات کی ترغیب دلائی گئی ہے کہ رشتہ داروں اور عزیزوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے ان کے حق میں ہمیشہ خیر خواہی کا جذبہ رکھا جائے اور وارثوں کے تئیں شفقت ومحبت ہی کے طریقے کو اختیار کیا جائے علاوہ ازیں اس حدیث سے اور بھی کئی باتیں معلوم ہوئیں۔ اول یہ کہ اپنا مال غیروں کو دینے سے افضل یہ ہے کہ اس کو اپنے قرابتداروں پر خرچ کیا جائے۔

دوم یہ کہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے سے ثواب ملتا ہے بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کی طلب پیش نظر ہو اور سوم یہ کہ اگر کسی مباح کام میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کی نیت کرلی جائے تو وہ مباح کام بھی طاعت وعبادت بن جاتا ہے چنانچہ بیوی

3634-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3906) .

اگر چہ جسمانی و دنیوی لذت و راحت کا ذریعہ ہے اور خوشی و مسرت کے وقت اس کے منہ میں نوالہ دینا محض ایک خوش طبعی ہے جس کا طاعت و عبادت اور امور آخرت سے کوئی بھی تعلق نہیں ہوتا مگر اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا کہ اگر بیوی کے منہ میں نوالہ دینے میں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کی طلب کی نیت ہو تو اس میں ثواب ملتا ہے لہٰذا اس کے علاوہ دوسری حالتوں میں تو بطریق اولیٰ ثواب ملے گا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ جب میں بیمار تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پوچھنے آئے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے وصیت کرنے کا ارادہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے مال کی وصیت کا تم نے ارادہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے تو اللہ کی راہ میں اپنے سارے مال کی وصیت کرنے کا ارادہ کرلیا ہے آپ نے فرمایا اولاد کے لئے کیا چھوڑا میں نے عرض کیا کہ وہ خود مال دار خوشحال ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وصیت کرنا ہی چاہتے ہو تو اپنے مال کے دسویں حصہ کے بارے میں وصیت کر دو حضرت سعد کہتے ہیں کہ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی اس مقدار کو بار بار کم کہتا رہا تو میرے اصرار پر آپ نے فرمایا کہ اچھا تہائی مال کے بارے میں وصیت کر دو اگر چہ یہ تہائی بھی بہت ہے۔ (ترمذی)

3635 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْفَحَّامُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سَعْدًا يَعُوْدُهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِي بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ "لَا" . قَالَ فَاُوْصِي بِالنِّصْفِ قَالَ "لَا" . قَالَ فَاُوْصِي بِالثُّلُثِ قَالَ "نَعَمِ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَدَعَهُمْ فُقَرَاءَ يَتَكَفَّفُوْنَ" .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے ان کے پاس تشریف لائے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے دو تہائی مال کے بارے میں وصیت کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! انہوں نے عرض کی: نصف کے بارے میں وصیت کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! انہوں نے عرض کی: ایک تہائی کے بارے میں وصیت کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں! ایک تہائی کے بارے میں وصیت کر دو' ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ لفظ ہے:) بڑا ہے' اگر تم اپنے ورثاء کو خوشحال چھوڑ کر جاتے ہو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں غریب چھوڑ کے جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔

3636 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ اِلَى الرُّبُعِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ" .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کاش! لوگ ایک چوتھائی تک وصیت کیا کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ

3635-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17234) .

3636-اخرجه البخاري في الوصايا، باب الوصية بالثلث (الحديث 2743) . و اخرجه مسلم في الوصية، باب الوصية بالثلث (الحديث 10) . و اخرجه ابن ماجه في الوصايا، باب الوصية بالثلث (الحديث 2711) . تحفة الاشراف (5876) .

بات ارشاد فرمائی ہے:

ایک تہائی کردو ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ لفظ ہے:) بڑا ہے۔

3637 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائَهُ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ وَلَدٌ اِلَّا ابْنَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا". قَالَ فَاُوْصِيْ بِنِصْفِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا". قَالَ فَاُوْصِيْ بِثُلُثِهِ قَالَ "الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ".

☆☆ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے' وہ اس وقت بیمار تھے' انہوں نے عرض کی: میری کوئی اولاد نہیں ہے صرف ایک بیٹی ہے' تو کیا میں اپنے پورے مال کو (صدقہ کرنے کی) وصیت کردوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! انہوں نے عرض کی: نصف کے بارے میں وصیت کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! انہوں نے عرض کی: ایک تہائی کے بارے میں کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''ایک تہائی کی کردو ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے''۔

3638 - اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَّتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ جُدَادُ النَّخْلِ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِيْ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَّاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَّرَاكَ الْغُرَمَاءُ. قَالَ "اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ". فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَيْهِ كَاَنَّمَا اُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰى مَا يَصْنَعُوْنَ اَطَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ "ادْعُ اَصْحَابَكَ". فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَاَنَا رَاضٍ اَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَّاحِدَةً.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے موقع پر ان کے والد نے جامِ شہادت نوش کرلیا اور چھ بیٹیاں پسماندگان میں چھوڑیں اور ان کے ذمے بہت سا قرض بھی تھا' جب کھجوریں کاٹنے کا موسم آیا تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: آپ کو پتہ ہے کہ میرے والد غزوۂ اُحد کے موقع پر شہید ہوگئے تھے' انہوں نے بہت سا قرض بھی چھوڑا ہے' اس لیے میں یہ چاہتا ہوں کہ قرض خواہ لوگ آپ کو دیکھ لیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور ہر قسم کی

3637-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3927) .

3638-اخرجه البخاري في البيوع، باب الكيل على البائع و المعطي (الحديث 2127) بنحوه، و في الاستقراض، باب الشفاعة في وضع الدين (الحديث 2405) بنحوه، و في الوصايا، باب قضاء الوصي ديون الميت بغير محضر من الورثة (الحديث 2781)، و في المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام (الحديث 3580) بنحوه، و في المغازي، باب (اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا و الله وليهما و على الله فليتوكل المومنون) (الحديث 4053) . واخرجه النسائي في الوصايا، باب قضاء الدين قبل الميراث و ذكر اختلاف الفاظ الناقلين لخبر جابر فيه (الحديث 3639 و 3640) . تحفة الاشراف (2344) .

کھجور کو الگ ایک کنارے پر رکھ دو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا' پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کو بلوایا' جب قرض خواہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو یوں لگا' جیسے وہ اُسی وقت مجھ پر حملہ کر دیں گے' جب نبی اکرم ﷺ نے ان کا طرزِ عمل ملاحظہ فرمایا تو آپ ﷺ نے ان ڈھیروں میں سے سب سے بڑے ڈھیر کا تین مرتبہ چکر لگایا' پھر آپ ﷺ اس کے پاس تشریف فرما ہوئے' آپ ﷺ نے فرمایا:

اپنے ساتھیوں (یعنی قرض خواہوں) کو بلاؤ' اس کے بعد نبی اکرم ﷺ انہیں ماپ کر دیتے رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد کی امانت (یعنی ان کے ذمے قرض) کو ادا کر دیا' میں اس بات سے بہت خوش ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد کے قرض کو بھی ادا کر دیا اور کوئی کھجور بھی کم نہیں ہوئی۔

باب قَضَاءِ الدَّيْنِ قَبْلَ الْمِيرَاثِ وَذِكْرِ اخْتِلاَفِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ جَابِرٍ فِيهِ .

یہ باب ہے کہ وراثت (کی تقسیم) سے پہلے قرض کی ادائیگی کا حکم' اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں نقل کرنے والوں کے اختلاف کا تذکرہ

نبی کریم ﷺ کی دعا سے کھجوروں میں برکت ہونے کا بیان

3639 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ - وَهُوَ الْاَزْرَقُ - قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِي تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ دُوْنَ سِنِيْنَ فَانْطَلِقْ مَعِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِكَيْ لَا يَفْحُشَ عَلَيَّ الْغُرَّامُ فَاَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُوْرُ بَيْدَرًا بَيْدَرًا فَسَلَّمَ حَوْلَهُ وَدَعَا لَهُ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا الْغُرَّامَ فَاَوْفَاهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا اَخَذُوا .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد کا انتقال ہو گیا' ان کے ذمے کچھ قرض تھا' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے' ان کے ذمے کچھ قرض تھا' انہوں نے ترکے میں صرف کھجوروں کا باغ چھوڑا ہے اور اس کی جو پیداوار ہے' وہ قرض کی ادائیگی کے لیے کافی نہیں ہو گی جو میرے والد کے ذمے لازم تھا' یہ صرف اسی وقت ہو سکتا ہے جب کئی برس تک ادائیگی کی جائے' یا رسول اللہ! آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ میرے ساتھ سخت لہجے میں بات نہ کریں' تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' آپ ﷺ نے ایک ایک ڈھیر کے گرد چکر لگایا' آپ اس کے اردگرد سلامتی کی دعا کرتے رہے' اس کے لیے دعا کرتے رہے' پھر اس کے پاس بیٹھ گئے۔ آپ نے قرض خواہوں کو بلایا اور پوری ادائیگی کر دی' جتنا ان لوگوں نے وصول کیا تھا' اتنا ہی پھر بھی باقی رہ گیا (یعنی اصل کھجوروں میں کوئی کمی نہیں ہوئی)۔

3640 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

3639-تقدم (الحديث 3638) .

عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ - قَالَ - وَتَرَكَ دَيْنًا فَاسْتَشْفَعْتُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُرَمَائِهِ اَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ شَيْئًا فَطَلَبَ اِلَيْهِمْ فَاَبَوْا فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ اَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ وَعَذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ وَاَصْنَافَهُ ثُمَّ ابْعَثْ اِلَيَّ" . قَالَ فَفَعَلْتُ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فِي اَعْلاهُ اَوْ فِي اَوْسَطِهِ ثُمَّ قَالَ "كِلْ لِلْقَوْمِ" . قَالَ فَكِلْتُ لَهُمْ حَتَّى اَوْفَيْتُهُمْ ثُمَّ بَقِيَ تَمْرِي كَاَنْ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ان کے والد) حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' انہوں نے بہت سا قرض چھوڑا' میں نے اپنے قرض خواہوں کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش کرنے کی گزارش کی کہ وہ لوگ میرے والد کے قرض میں سے' کچھ حصے کو معاف کر دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسا کرنے کے لیے کہا' تو انہوں نے اس سے معذرت کر لی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم جاؤ اور اپنی کھجوروں کی مختلف اقسام کو الگ الگ کر دو' عجوہ کو الگ کر دو' عذق بن زید کو الگ کر دو' اور اس کی مختلف اقسام کو الگ کر دو' پھر تم مجھے پیغام بھجوا دینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ ان میں سے سب سے بلند یا درمیانے ڈھیر کے پاس تشریف فرما ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں کو ماپ کر دینا شروع کر دو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ان لوگوں کو ماپ کر دینا شروع کیا' یہاں تک کہ میں نے انہیں پوری ادائیگی کر دی اور پھر بھی میری کھجوریں باقی بچ گئیں' یوں جیسے ان میں کوئی کمی ہی نہیں ہوئی۔

3641 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ - حَرَمِيٌّ - قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ لِيَهُودِيٍّ عَلَى اَبِي تَمْرٌ فَقُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ حَدِيقَتَيْنِ وَتَمْرُ الْيَهُودِيِّ يَسْتَوْعِبُ مَا فِي الْحَدِيقَتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَلْ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ الْعَامَ نِصْفَهُ وَتُؤَخِّرَ نِصْفَهُ" . فَاَبَى الْيَهُودِيُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَلْ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ الْجِدَادَ" . فَآذِنِّي فَآذَنْتُهُ فَجَاءَ هُوَ وَاَبُو بَكْرٍ فَجَعَلَ يُجَدُّ وَيُكَالُ مِنْ اَسْفَلِ النَّخْلِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِالْبَرَكَةِ حَتَّى وَفَيْنَاهُ جَمِيعَ حَقِّهِ مِنْ اَصْغَرِ الْحَدِيقَتَيْنِ - فِيمَا يَحْسِبُ عَمَّارٌ - ثُمَّ اَتَيْتُهُمْ بِرُطَبٍ وَمَاءٍ فَاَكَلُوا وَشَرِبُوا ثُمَّ قَالَ "هٰذَا مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْاَلُونَ عَنْهُ" .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے ایک یہودی کی کچھ کھجوریں دینی تھیں' وہ غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے' وہ دو باغ (ترکے میں) چھوڑ کر گئے' یہودی کو دی جانے والی کھجوریں اتنی تھی جتنی دونوں باغات میں تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ نصف حصہ اس سال وصول کر لو اور نصف اگلے سال تک مؤخر کر دو' تو یہودی نے اس کو تسلیم نہیں کیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا:
کیا تمہارے لیے یہ بات ممکن ہے کہ جب تم کھجوریں اتارنے لگو تو اس وقت مجھے اطلاع دے دینا (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے

3640-تقدم (الحديث 3638) .

3641-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2501) .

ہیں:) میں نے آپ ﷺ کو اس وقت اطلاع دے دی' تو نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے' کھجور کے چھوٹے درخت سے کھجوریں اتاری جانے لگیں اور انہیں ماپ کر (ادائیگی کی جانے لگی) نبی اکرم ﷺ برکت کی دعا کرتے رہے' یہاں تک کہ ہم نے ان دو باغات میں سے چھوٹے باغ کے ذریعے ہی اس یہودی کا پورا حق ادا کر دیا۔

عمار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں ان حضرات کی خدمت میں تر کھجوریں اور پانی لے کر آیا' تو ان حضرات نے اُسے کھایا اور پانی پیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ نعمتیں ہیں' جن کے بارے میں تم سے حساب لیا جائے گا۔

3642 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تُوُفِّيَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهِ اَنْ يَّاْخُذُوا الثَّمَرَةَ بِمَا عَلَيْهِ فَاَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا فِيْهِ وَفَاءً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ "اِذَا جَدَدْتَهٗ فَوَضَعْتَهٗ فِي الْمِرْبَدِ فَاٰذِنِّيْ" . فَلَمَّا جَدَدْتُهٗ وَوَضَعْتُهٗ فِي الْمِرْبَدِ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ وَمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ "ادْعُ غُرَمَائَكَ فَاَوْفِهِمْ" . قَالَ فَمَا تَرَكْتُ اَحَدًا لَّهٗ عَلٰى اَبِيْ دَيْنٌ اِلَّا قَضَيْتُهٗ وَفَضَلَ لِيْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَضَحِكَ وَقَالَ "ائْتِ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَاَخْبِرْهُمَا ذٰلِكَ" . فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَاَخْبَرْتُهُمَا فَقَالَا قَدْ عَلِمْنَا اِذْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ ذٰلِكَ .

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا' ان کے ذمے کچھ قرض تھا' میں نے ان کے قرض خواہوں کو یہ پیشکش کی کہ میرے والد کے ذمے جو قرض تھا' اس کے بدلے میں پھل لے لیں (یعنی اس سال کی پوری پیداوار لے لیں) تو انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا' وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ اس طرح پوری ادائیگی نہیں ہو گی' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب تم کھجوریں اتار لو گے تو انہیں کھلی جگہ پر رکھ دینا اور پھر مجھے بتا دینا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں نے کھجوریں اتار لیں اور انہیں کھلی جگہ پر رکھ دیا تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ ﷺ تشریف لائے' آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے' آپ ﷺ ان کھجوروں کے پاس تشریف فرما ہوئے' آپ نے برکت کی دعا کی' پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

تم اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ اور انہیں پوری ادائیگی کر دو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے بھی میرے والد سے قرض لینا تھا' میں نے ان میں سے ہر ایک شخص کو

3642-اخرجه البخاري في الاستقراض، باب اذا قاص او جازفه في الدين تمرًا بتمر او غيره (الحديث 2396) بنحوه، و في الصلح، باب الصلح بين الغرماء و اصحاب الميراث و المجازفة في ذلك (الحديث 2709) . و اخرجه ابو داؤد في الوصايا باب ماجاء في الرجل يموت و عليه دين وله وفاء يستنظر غرماءه و يرفق بالوارث (الحديث 2884) مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في الصدقات، باب اداء الدين عن الميت (الحديث 2434) . تحفة الاشراف (3126) .

ادائیگی کر دی' پھر بھی میرے پاس تیرہ وسق کھجوریں بچ گئیں' میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ مسکرا دیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر اور عمر کے پاس جاؤ اور انہیں اس بارے میں بتاؤ۔ میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان دونوں کو اس بارے میں بتایا تو انہوں نے جواب دیا: ہمیں یہ پتا تھا کہ جب نبی اکرم ﷺ نے ایسا کر دیا ہے' تو ایسا ہی ہو گا۔

باب اِبْطَالِ الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ

یہ باب ہے کہ وارث کے لیے وصیت کو کالعدم قرار دینا

3643 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهُ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ".

☆☆ حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے' اب وارث کے لیے وصیت نہیں کی جائے گی''۔

3644 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ اَنَّ ابْنَ غَنْمٍ ذَكَرَ اَنَّ ابْنَ خَارِجَةَ ذَكَرَ لَهُ اَنَّهُ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَاِنَّهَا لَتَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَاِنَّ لُعَابَهَا لَيَسِيْلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ خُطْبَتِهِ "اِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَسَّمَ لِكُلِّ اِنْسَانٍ قِسْمَهُ مِنَ الْمِيْرَاثِ فَلَا تَجُوْزُ لِوَارِثٍ وَّصِيَّةٌ".

☆☆ حضرت ابن خارجہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی سواری پر بیٹھ کر لوگوں کو خطبہ دیا' اس دوران آپ کی اونٹنی جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب بہہ رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اپنے خطبے میں یہ بات ارشاد فرمائی:

''اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے لیے وراثت میں اس کا حصہ مقرر کر دیا ہے' اب وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے''۔

3645 - اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَرْوَزِىُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ اسْمُهُ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهُ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ".

☆☆ حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے' تو وارث کے لیے وصیت نہیں ہو گی''۔

3643-اخرجه الترمذي في الوصايا، باب ما جاء لا وصية لوارث (الحديث 2121) مطولاً، و اخرجه النسائي في الوصايا، باب ابطال الوصية للوارث (الحديث 3644 و 3645) . و اخرجه ابن ماجه في الوصايا، باب لا وصية لوارث (الحديث 2712) مطولاً . تحفة الاشراف (10731) .

3644-تقدم (الحديث 3643) .

3645-تقدم (الحديث 3643) .

ورثاء کے حق میں وصیت کے عدم جواز کا بیان

حضرت ابوامامہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے لہٰذا وارث کے لئے وصیت نہیں ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

اور امام ترمذی نے یہ مزید نقل کیا ہے کہ بچہ صاحب فراش کے لئے ہے اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہے، نیز ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کہ وارث کے لئے وصیت نہیں ہے مگر جب کہ وارث چاہیں، یہ حدیث منقطع ہے اور یہ مصابیح کے الفاظ ہیں۔ اور دار قطنی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں ہوتی مگر جب کہ وارث چاہیں۔

(مشکوۃ المصابیح، جلد سوم: رقم الحدیث، 297)

اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے الخ) کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ورثاء کے لئے حصے متعین ومقرر فرما دیئے ہیں خواہ وہ کسی وارث کے حق میں یہ وصیت کر بھی جائے کہ اسے دوسرے وارثوں سے اتنا زیادہ حصہ دیا جائے تو شرعی طور پر اس کا کچھ اعتبار نہیں ہاں اگر تمام ورثاء عاقل وبالغ ہوں اور وہ برضاء ورغبت کسی وارث کو میت کی وصیت کے مطابق اس کے حصے سے زیادہ دیدیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے جیسا کہ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں آیت میراث نازل ہونے سے پہلے اپنے اقرباء کے حق میں وصیت کر جانا واجب تھا مگر جب آیت میراث نازل ہوئی اور تمام ورثاء کے حصے متعین ومقرر ہو گئے تو وصیت کا واجب ہونا منسوخ ہو گیا۔ فراش ویسے تو عورت کو کہتے ہیں لیکن یہاں (الولد للفراش) میں فراش سے مراد صاحب فراش یعنی عورت کا مالک ہے۔ حدیث گرامی کے اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور اس کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہو جائے تو اس بچہ کا نسب زنا کرنے والے سے قائم نہیں ہوتا بلکہ وہ صاحب فراش کی طرف منسوب ہوتا ہے خواہ وہ صاحب فراش زنا کرانے والی عورت کا خاوند ہو یا لونڈی ہونے کی صورت میں) اس کا آقا ہو اور یا وہ شخص جس نے شبہ میں مبتلا ہو کر اس عورت سے صحبت کر لی تھی۔ اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہے یہ جملہ زنا کرنے والے کی محرومی کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جیسا کہ ہماری عام بول چال میں کسی ایسے شخص کے بارے میں کہ جسے کچھ نہیں ملتا کہہ دیا کرتے ہیں کہ اسے خاک پتھر ملے گا۔

لہٰذا اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ زنا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچہ کا نسب چونکہ زنا کرنے والے سے قائم نہیں ہوتا اس لئے ولد الزنا کی میراث میں سے اس کو کچھ نہیں ملے گا۔ یا پھر یہ کہ یہاں پتھر سے مراد سنگسار کرنا ہے کہ اس زنا کرنے والے کو اگر وہ شادی شدہ تھا سنگسار کر دیا جائے گا)۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے کا مطلب یہ ہے کہ اس بدکاری میں مبتلا ہونے والوں کا حساب وکتاب اللہ پر ہے کہ وہ ہر ایک کو ان کے کرتوت کے مطابق بدلہ دے گا۔

ویسے یہ جملہ ایک دوسرے معنی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے اور وہ یہ کہ جہاں تک دنیا کا تعلق ہے تو یہاں ہم زنا کرنے والوں کو سزا دیتے ہیں بایں طور کہ ان پر حد جاری کرتے ہیں اب رہا وہاں یعنی آخرت کا معاملہ تو یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ومنشاء پر موقوف ہے چاہے تو مؤاخذہ کرے اور چاہے تو اپنے بے پایاں رحم وکرم کے صدقہ میں انہیں بخش دے۔ مذکورہ بالا عبارت کا مطلب یہ بھی ہو سکتا

ہے کہ جو شخص زنا کرے یا کسی اور گناہ میں مبتلا ہو اور اس پر کوئی حد قائم نہ ہو یعنی دنیا میں اسے کوئی سزا نہ دی جائے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے وہ چاہے تو اسے بخش دے اور چاہے اسے عذاب میں مبتلا کرے۔

باب اِذَا اَوْصَى لِعَشِيْرَتِهِ الْاَقْرَبِيْنَ .

یہ باب ہے کہ جب کوئی شخص اپنے قریبی رشتے داروں کے لیے وصیت کرے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

3646 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ) دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ "يَا بَنِىْ كَعْبِ بْنِ لُؤَىٍّ يَا بَنِىْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ يَا بَنِىْ عَبْدِ شَمْسٍ وَّيَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ وَّيَا بَنِىْ هَاشِمٍ وَّيَا بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ وَيَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِىْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ اِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو بلایا' ان کے عام اور خاص تمام افراد اکٹھے ہوگئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے کعب بن لوی کی اولاد! اے مرہ بن کعب کی اولاد! اے عبد شمس کی اولاد! اے عبد مناف کی اولاد! اے ہاشم کی اولاد! اے عبدالمطلب کی اولاد! تم اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ' اے فاطمہ! تم اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ' میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے سامنے تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا' البتہ تمہارے ساتھ رشتے داری کا تعلق ہے' جس کی تری ابھی میں تم تک پہنچاؤں گا (یعنی اس کا فائدہ تمہیں حاصل ہوگا)''۔

3647 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ مُعَاوِيَةَ - وَهُوَ ابْنُ اِسْحَاقَ - عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ اِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ اِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّلٰكِنْ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ رَحِمٌ اَنَا بَالُّهَا بِبِلَالِهَا" .

★★ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے بنو عبد مناف! اپنے پروردگار سے اپنے آپ کو خرید لو' میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے سامنے تمہارے حوالے سے کسی

3646-اخرجه مسلم في الايمان باب في قوله تعالى (و انذر عشيرتك الاقربين) (الحديث 348 و 349) . و اخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة الشعراء) (الحديث 3185) و اخرجه النسائي في الوصايا باب اذا اوصى العشيرته الاقربين (الحديث 3647) مرسلًا. و في التفسير . تحفة الاشراف (14623) .

3647-تقدم (الحديث 3646) .

چیز کا مالک نہیں ہوں اے بنو عبدالمطلب! اپنے آپ کو اپنے پروردگار سے خرید لو میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے سامنے تمہارے حوالے سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں البتہ میرے اور تمہارے درمیان رشتہ داری ہے میں اسے نبھاتا رہوں گا"۔

3648 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ (وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ) قَالَ "يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِىْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اُغْنِىْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِىْ مَا شِئْتِ لَا اُغْنِىْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا" ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

"اور تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے قریش کے گروہ! اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا' اے بنو عبدالمطلب! میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔

اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا' اے اللہ کے رسول کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا' اے محمد کی بیٹی فاطمہ! تم مجھ سے جو چاہو مانگ لو لیکن میں اللہ کی مرضی کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا"۔

3649 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ (وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ) فَقَالَ "يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِىْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اُغْنِىْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ سَلِيْنِىْ مَا شِئْتِ لَا اُغْنِىْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ

3648-اخرجه البخاري في الوصايا، باب هل يدخل النساء و الولد في الاقارب (الحديث 2753) معلقاً، و في التفسير، باب (وانذر عشيرتك الاقربين) (الحديث 4771) معلقاً . و اخرجه مسلم في الايمان، باب في قوله تعالى (وانذر عشيرتك الاقربين) (الحديث 351) . تحفة الاشراف (13348 و 15328) .

3649-اخرجه البخاري في الوصايا، باب هل يدخل النساء و الولد في الاقارب (الحديث 2753)، و في التفسير، باب (و انذر عشيرتك الاقربين) (الحديث 4771) . تحفة الاشراف (13156) .

شَيْئًا"۔

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تم اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے قریش کے گروہ! اپنے آپ کو اللہ سے خرید لو' میں اللہ کی مرضی کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا' اے بنوعبد مناف! میں اللہ کی مرضی کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا' اے عباس بن عبدالمطلب! میں اللہ کی مرضی کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا' اے اللہ کے رسول کی پھوپھی صفیہ! میں اللہ کی مرضی کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا' اے فاطمہ! تم مجھ سے جو چاہو مانگ لو' لیکن میں اللہ کی مرضی کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا''۔

3650 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَانَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ - وَهُوَ ابْنُ عُرْوَةَ - عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا فَاطِمَةُ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِىْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِىْ مِنْ مَّالِىْ مَا شِئْتُمْ"۔

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے محمد کی بیٹی فاطمہ! اے عبدالمطلب کی صاحبزادی صفیہ! اے بنوعبدالمطلب! میں اللہ کی مرضی کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا' تم میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو (وہ میں تمہیں دے دوں گا)''۔

شرح

لوی" اصل میں تو لام کے پیش اور ہمزہ کے زیر کے ساتھ ہے لیکن کبھی ہمزہ واؤ سے بدل جاتا ہے اور آخر میں تشدید کے ساتھ یا آتی ہے اس طرح سے یہ نام لوی پڑھا جاتا ہے۔ لوی قریش کے ایک جد اعلیٰ کا نام ہے جو غالب بن فہر کے بیٹے تھے اور یہ وہی فہر ہیں جن کے بارے میں بعض حضرات کا کہنا ہے کہ قریش نضر بن کنانہ کے بجائے انہیں کا لقب تھا اور اس اعتبار سے قریش کے سلسلہ نسب کی ابتدا گویا فہر ہی کے نام سے ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ قریش اصل میں لفظ القرش سے نکلا ہے جس کے معنی تجارت کے ہیں لیکن بعض حضرات کہتے ہیں کہ قریش اصل میں قرش سے نکلا ہے جس کے معنی ایک بڑی خطرناک مچھلی کے ہیں اور جس کو کلب البحر بھی کہتے ہیں مچھلی پانی کے اندر جانوروں کے اپنے دانت سے تلوار کی طرح کاٹ دیتی ہے۔ مرۃ بن کعب بھی قریش کی ایک

3650-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (17230) ـ

شاخ کے جداعلیٰ کا نام ہے اپنی شاخ کے سلسلہ نسب میں عبدمناف کا نام عبدشمس سے پہلے آتا ہے کیونکہ وہ عبدشمس کے باپ تھے لیکن یہاں روایت میں ان کا ذکر عبدشمس کے بعد کیا گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جداعلیٰ ہاشم کے باپ بھی عبدمناف ہی تھے۔

اے ہاشم کے بیٹو!" ان الفاظ کے ذریعہ گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچاؤں اور چچاؤں کے بیٹوں، ان سب کو مخاطب فرمایا حاصل یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی تمام شاخوں کو جمع فرما کر دعوت اسلام پیش کی اور ان کو اللہ کے عذاب سے ڈرایا اور یہ ڈرانا اس حد تک تھا کہ اپنی اولاد کو بھی اس میں شامل فرمالیا۔

چنانچہ مفسرین کہتے ہیں کہ غنی کر دیا سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مال ودولت کی طرف اشارہ ہے جو ان کے ساتھ نکاح کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ تصرف میں آیا اور آپ جس طرح چاہتے تھے اس مال ودولت کو خرچ کرتے تھے لہٰذا معلوم ہوا یہ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم بالکل تہی دست نہیں تھے۔ دوسرے یہ کہ مال کا اطلاق تھوڑے مال اور زیادہ مال دونوں پر ہوتا ہے پس یہ بات کہاں سے معلوم ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس از قسم مال، مطلق کچھ بھی نہیں تھا اور تیسرے یہ کہ مذکورہ جملہ کا ہونا اسی صورت میں کب ضروری ہے جب کہ آپ کے پاس اس وقت مال موجود رہا ہو، اس جملہ کے ذریعہ آپ کی مراد یہ بھی تو ہو سکتی تھی کہ جب بھی میرے پاس کچھ مال واسباب آیا اور اللہ نے مجھے کچھ دیا تو تم اس میں سے جو چاہو مانگ لینا وہ میں تمہیں دے دوں گا لیکن جہاں تک آخرت کی نجات کا تعلق ہے اس کا میری ملکیت وقدرت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور میں یہ چیز تمہیں دینے پر قادر نہیں ہوں۔

باب اِذَا مَاتَ الْفُجَاۃَ ھَلْ یُسْتَحَبُّ لِاَھْلِہٖ اَنْ یَّتَصَدَّقُوْا عَنْہُ

یہ باب ہے کہ جب کوئی شخص اچانک فوت ہو جائے تو کیا اس کے اہل خانہ کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اس کی طرف سے صدقہ کر دیں؟

3651 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّی افْتُلِتَتْ نَفْسُھَا وَاِنَّھَا لَوْ تَکَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ". فَتَصَدَّقَ عَنْھَا.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا' اگر انہیں بات چیت کرنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرنے کے لیے کہتیں' تو کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!

(راوی کہتے ہیں:) تو ان صاحب نے اس خاتون کی طرف سے صدقہ کیا۔

3652 - اَنْبَاَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَآءَۃً عَلَیْہِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَمْرٍو

3651-اخرجه البخاري في الوصايا، باب ما يستحب لمن توفي فجاءة ان يتصدقوا عنه و قضاء النذور عن الميت (الحديث 2760) . تحفة الاشراف (17161) .

بْنِ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ وَحَضَرَتْ اُمَّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِينَةِ فَقِيلَ لَهَا اَوْصِي . فَقَالَتْ فِيمَ اُوصِي الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ . فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ يَقْدَمَ سَعْدٌ فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدٌ ذُكِرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ يَنْفَعُهَا اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ" . فَقَالَ سَعْدٌ حَائِطُ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا لِحَائِطٍ سَمَّاهُ .

☆☆ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جنگ میں شرکت کرنے کے لیے نکلے اسی دوران مدینہ منورہ میں ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا' اس خاتون سے کہا گیا: آپ کوئی وصیت کر دیجئے! اس خاتون نے جواب دیا: میں وصیت کیسے کر سکتی ہوں؟ کیونکہ یہ مال تو سعد کا ہے' پھر اس خاتون کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے آنے سے پہلے انتقال ہو گیا' جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ (مدینہ منورہ) آئے تو انہیں اس بارے میں بتایا گیا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا یہ چیز انہیں فائدہ دے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک باغ کا نام لیتے ہوئے کہا: میرا فلاں اور فلاں باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

باب فَضْلِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ .

یہ باب ہے کہ مرحوم کی طرف سے صدقہ کرنے کی فضیلت

3653 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ وَوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ" .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب انسان فوت ہو جاتا ہے' تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے' سوائے تین اعمال کے' ایک صدقہ جاریہ' دوسرا وہ علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جاتا ہے اور وہ نیک اولاد' جو آدمی کے لیے دعا کرتی رہتی ہے''۔

3654 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ "نَعَمْ" .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے' انہوں نے کچھ مال چھوڑا ہے' لیکن کوئی وصیت نہیں کی' تو اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کر دوں' تو کیا یہ ان کی طرف سے

3652-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3838 و 4471) .

3653-اخرجه مسلم في الوصية، باب ما يلحق الانسان من الثواب بعد وفاته (الحديث 14) . واخرجه الترمذي في الاحكام، باب في الوقف (الحديث 1376) . تحفة الاشراف (13975) .

3654-اخرجه مسلم في الوصية باب وصول ثواب الصدقات الى الميت (الحديث 11) تحفة الاشراف (13984) .

کفارہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں!

3655 - اَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّي اَوْصَتْ اَنْ تُعْتَقَ عَنْهَا رَقَبَةٌ وَّاِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً نُوبِيَّةً اَفَيَجْزِءُ عَنِّي اَنْ اَعْتِقَهَا عَنْهَا قَالَ "ائْتِنِي بِهَا" . فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ رَبُّكِ" . قَالَتِ اللّٰهُ . قَالَ "مَنْ اَنَا" . قَالَتْ اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ . قَالَ "فَاَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ" .

★★ حضرت شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: میری والدہ نے یہ وصیت کی تھی کہ ان کی طرف سے غلام آزاد کر دیا جائے' میرے پاس ایک نبیہ کنیز ہے (یعنی نب نامی علاقے کی ہے) اگر میں اس کنیز کو والدہ کی طرف سے آزاد کر دیتا ہوں تو کیا میرے لیے یہ درست ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کو لے کر آؤ! میں اس کنیز کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کنیز سے دریافت کیا: تمہارا پروردگار کون ہے؟ اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ اس نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تم اسے آزاد کر دو' کیونکہ یہ مؤمن ہے''۔

3656 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تُوصِ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ "نَعَمْ" .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے' انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی' کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں!

3657 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّهُ تُوُفِّيَتْ اَفَيَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ "نَعَمْ" . قَالَ فَاِنَّ لِي مَخْرَفًا فَاُشْهِدُكَ اَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے' اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کرتا ہوں تو کیا یہ چیز انہیں نفع دے گی؟

3655-اخرجه ابو داؤد في الايمان و النذور، باب في الرقبة المومنة (الحديث 3283) . تحفة الاشراف (4839) .

3656-اخرجه البخاري في الوصايا، باب اذا وقف ارضًا و لم يبين الحدود فهو جائز (الحديث 2770) مطولًا . واخرجه ابو داؤد في الوصايا، باب ما جاء فيمن مات عن غير وصية يتصدق عنه (الحديث 2882) مطولًا . و اخرجه الترمذي في الزكاة، باب ما جاء في الصدقة عن الميت (الحديث 669)، مطولًا . و اخرجه النسائي في الوصايا، فضل الصدقة عن الميت (الحديث 3657) مطولًا . تحفة الاشراف (6164) .

3657-تقدم في الوصايا، فضل الصدقة عن الميت (الحديث 3656) .

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! ان صاحب نے عرض کی: میرے پاس ایک باغ ہے میں آپ کو گواہ بنا رہا ہوں کہ میں وہ باغ ان کی (یعنی اپنی والدہ کی) طرف سے صدقہ کرتا ہوں۔

3658 - اَخْبَرَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ اَفَيُجْزِئُ عَنْهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا قَالَ "اَعْتِقْ عَنْ اُمِّكَ" .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے' ان کے ذمے ایک نذر لازم تھی' اگر میں ان کی طرف سے کوئی غلام آزاد کر دیتا ہوں' تو کیا یہ بات ان کی طرف سے جائز ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تم اپنی والدہ کی طرف سے غلام آزاد کر دو''۔

3659 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ اَبُوْ يُوْسُفَ الصَّيْدَلَانِيُّ عَنْ عِيْسٰى - وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ - عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اقْضِهٖ عَنْهَا" .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس نذر کا مسئلہ دریافت کیا جو ان کی والدہ کے ذمے لازم تھی اور ان کی والدہ کا اس نذر کو پورا کرنے سے پہلے انتقال ہوگیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تم ان کی طرف سے اُسے پورا کر دو''۔

3660 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اقْضِهٖ عَنْهَا" .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ایک نذر کا مسئلہ دریافت کیا' جو ان کی والدہ کے ذمے لازم تھی اور ان کی والدہ کا اس نذر کو پورا کرنے سے پہلے انتقال ہوگیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

3658-انفرد به النسائي . وسياتي في الوصايا، فضل الصدقة عن الميت (الحديث 3659 و 3660) بنحوه، وذكر الاختلاف على سفيان (الحديث 3663) . تحفة الاشراف (3837) .

3659-تقدم في الوصايا، فضل الصدقة عن الميت (الحديث 3658) .

3660-تقدم (الحديث 3658) .

''ان کی طرف سے تم اسے ادا کردو''۔

3661 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ قَالَ اَخْبَرَنِى الزُّهْرِىُّ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اقْضِهِ عَنْهَا" .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا مسئلہ دریافت کیا' جو ان کی والدہ کے ذمے لازم تھی اور اس خاتون کا اس نذر کو پورا کرنے سے پہلے ہی انتقال ہو گیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان کی طرف سے تم اسے ادا کردو''۔

باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى سُفْيَانَ

یہ باب ہے کہ اس میں سفیان سے نقل ہونے والے اختلاف کا تذکرہ

3662 - قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ "اقْضِهِ عَنْهَا" .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کا مسئلہ دریافت کیا جو ان کی والدہ کے ذمے لازم تھی اور ان کی والدہ کا اس نذر کو پورا کرنے سے پہلے ہی انتقال ہو گیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان کی طرف سے تم اسے ادا کردو''۔

3663 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّهٗ قَالَ مَاتَتْ اُمِّىْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَسَاَلْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اَقْضِيَهُ عَنْهَا .

3661-اخرجه البخاري في الوصايا، باب ما يستحب لم توفي فجاة ان يتصدقوا عنه و قضاء النذور عن الميت (الحديث 2761)، و في الايمان و النذور باب من مات و عليه نذر (الحديث 6698)، و في الحيل باب في الزكاة و ان لا يفرق بين مجتمع و لا يجمع بين متفرق خشية الصدقة (الحديث 6959) و اخرجه مسلم في النذر، باب الامر بقضاء النذر (الحديث 1) . و اخرجه ابو داؤد في الايمان و النذور، باب في قضاء النذر عن الميت (الحديث 3307) و اخرجه الترمذي في النذور و الايمان ، باب ما جاء في قضاء النذور عن الميت (الحديث 1546) . و اخرجه النسائي في الوصايا، ذكر الاختلاف على سفيان (الحديث 3662 و 3664 و 3665)، وفي الايمان و النذور من مات و عليه نذر (الحديث 3826 و 3827 و 3828) . و اخرجه ابن ماجه في الكفارات، باب من مات و عليه نذر (الحديث 2132) . تحفة الاشراف (5835) .

3662-تقدم (الحديث 3661) .

3663-تقدم (الحديث 3657) .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا' ان کے ذمہ نذر لازم تھی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں ان کی طرف سے اُسے ادا کردوں۔

3664 – اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اقْضِهِ عَنْهَا".

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا مسئلہ دریافت کیا جو ان کی والدہ کے ذمے لازم تھی اور اس خاتون کا اس نذر کو پورا کرنے سے پہلے ہی انتقال ہو گیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان کی طرف سے تم اُسے ادا کردو''۔

3665 – اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ - هُوَ ابْنُ عُرْوَةَ - عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ وَّلَمْ تَقْضِهِ قَالَ "اقْضِهِ عَنْهَا".

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان کے ذمے نذر لازم تھی جسے وہ پورا نہیں کر سکی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان کی طرف سے تم اسے پورا کردو''۔

3666 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ "نَعَمْ". قُلْتُ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ "سَقْيُ الْمَآءِ".

★★ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے' کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے عرض کی: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی پلانا۔

3664-تقدم (الحديث 3661). 3665-تقدم (الحديث 3661).

3666-اخرجه ابو داؤد في الزكاة، باب في فضل سقي الماء (الحديث 1679 و 1680 و 1681). واخرجه النسائي في الوصايا، ذكر الاختلاف على سفيان (الحديث 3667 و 3668) و اخرجه ابن ماجه في الادب، باب فضل صدقة الماء (الحديث 3684). تحفة الاشراف (3834).

3667 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ "سَقْيُ الْمَآءِ" .

☆☆ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی پلانا۔

3668 - اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ اُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ "نَعَمْ" . قَالَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ "سَقْيُ الْمَآءِ" . فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ .

☆☆ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ کا انتقال ہوگیا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے' کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی پلانا۔ (راوی کہتے ہیں:) تو مدینہ منورہ میں وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے کنوئیں کے نام سے (مشہور ہوگیا)۔

باب النَّهْيِ عَنِ الْوِلَايَةِ عَلٰى مَالِ الْيَتِيْمِ .

یہ باب ہے کہ یتیم کے مال کا نگران بننے کی ممانعت

3669 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِيْ سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَّاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ عَلٰى مَالِ يَتِيْمٍ" .

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! میں محسوس کررہا ہوں کہ تم کمزور ہو' میں تمہارے لیے وہی بات پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں' تم کبھی بھی دو آدمیوں پر بھی حاکم نہ بننا اور کبھی بھی کسی یتیم کے مال کے نگران نہ بننا۔

3667-تقدم (الحديث 3666) .

3668-تقدم (الحديث 3666) .

3669-اخرجه مسلم في الامارة، باب كراهة الامارة بغير ضرورة (الحديث 17) . واخرجه ابو داؤد في الوصايا، باب ما جاء في الدخول في الوصايا (الحديث 2868) . تحفة الاشراف (11919) .

یتیم کے مال میں بے جا تصرف کا حرام ہونا

اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا ہے اور اچھے طریقہ کے بغیر مال یتیم کے قریب نہ جاؤ حتی کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے اور سورۃ نساء میں فرمایا ہے اور یتیموں کو جانچتے رہو حتی کہ جب وہ نکاح (کی عمر) کو پہنچ جائیں اور اگر تم ان میں عقل مندی (کے آثار) دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کردو اور ان کے اموال کو فضول خرچی اور جلد بازی سے نہ کھاؤ اس ڈر سے کہ وہ بڑے ہو جائیں گے۔(النساء:٦)

سورہ نساء کی اس آیت میں ان کی بدنی قوت کا بھی اعتبار کیا ہے جیسا کہ بلوغت کی عمر کو پہنچنے کے ذکر سے ظاہر ہوتا ہے اور ان کی ذہنی صلاحیت اور قوت کا بھی اعتبار کیا ہے جیسا کہ اس قید سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم ان میں عقلمندی کے آثار دیکھو کیونکہ اگر جوان ہونے کے بعد یتیم کا مال اس کے حوالہ کر دیا جائے اور وہ ذہین اور عقل مند نہ ہو تو اس بات کا خدشہ ہے کہ وہ اپنی خواہشوں اور شوق کو پورا کرنے میں سارا مال ضائع کر دے گا اور اس کے پاس کچھ نہیں رہے گا اس لیے جب تک وہ سمجھدار نہ ہو جائے مال اس کے حوالے نہ کیا جائے۔اس عمر کے تعین میں علماء کا اختلاف ہے۔ابن زید نے کہا وہ بالغ ہو جائے۔اہل مدینہ نے کہا وہ بالغ بھی ہو اور اس میں سمجھداری کے آثار بھی ظاہر ہوں۔امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ عمر پچیس سال ہے۔

یتیم کا مال ناجائز طور پر کھانے کے متعلق بہت سخت وعید ہے

(آیت) ان الذین یاکلون اموال الیتمی ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا وسیصلون سعیرا ۔

(النساء:١٠)

ترجمہ: بے شک جو لوگ ناجائز طور پر یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں محض آگ بھر رہے ہیں اور وہ عنقریب بھڑکتی ہوئی آگ میں پہنچیں گے۔

امام ابن ابی شیبہ امام ابو یعلی امام طبرانی امام ابن حبان اور امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کچھ لوگ اپنی قبروں سے اٹھیں گے درآنحالیکہ ان کے مونہوں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے۔عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں محض آگ بھر رہے ہیں۔

امام ابن جریر اور امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شب معراج کے واقعات میں بیان فرمایا میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ان کے ہونٹ اونٹوں کے ہونٹوں کی طرح تھے اور ان پر ایک شخص مقرر تھا جو ان کے ہونٹوں کو پکڑتا اور ان کے منہ میں آگ کے بڑے بڑے پتھر ڈال دیتا پھر وہ پتھر ان کے نچلے دھڑ سے نکل جاتے اور وہ زور زور سے چلاتے تھے۔میں نے پوچھا اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں؟ جو ناحق یتیموں کا مال کھاتے تھے۔

امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار

ایسے شخص ہیں کہ اللہ پر حق ہے کہ انکو جنت میں داخل نہ کرے اور نہ ان کو کوئی نعمت چکھائے۔ دائم الخمر سود خور یتیم کا مال ناحق کھانے والا اور ماں باپ کا نافرمان ہے۔ (درمنثور ج ۴ ص ۲۴۴ مطبوعہ دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ)

باب مَا لِلْوَصِيِّ مِنْ مَّالِ الْيَتِيمِ اِذَا قَامَ عَلَيْهِ ۔

جب کوئی شخص کسی یتیم کے مال کا نگران بنتا ہے تو اُسے کون سے حقوق حاصل ہوتے ہیں؟

3670 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ فَقِيْرٌ لَيْسَ لِيْ شَيْءٌ وَّلِيْ يَتِيْمٌ . قَالَ "كُلْ مِنْ مَّالِ يَتِيْمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَّلَا مُبَادِرٍ وَّلَا مُتَاَثِّلٍ" ۔

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں غریب آدمی ہوں میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے اور ایک یتیم بھی میرے زیر کفالت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اس یتیم کے مال میں سے کسی اسراف اور فضول خرچی کے بغیر اور مال اکٹھے کیے بغیر کھالو (یعنی استعمال کرلو)''۔

3671 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُدَيْنَةَ عَنْ عَطَاءٍ - وَهُوَ ابْنُ السَّائِبِ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ) وَ (اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا) قَالَ اجْتَنَبَ النَّاسُ مَالَ الْيَتِيْمِ وَطَعَامَهٗ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ) اِلٰى قَوْلِهٖ (لَاَعْنَتَكُمْ) ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تم یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ، ماسوائے اس کے، یہ زیادہ بہتر ہے''

''اور بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم کے طور پر کھاتے ہیں''۔

راوی کہتے ہیں: تو لوگ یتیموں کے مال اور ان کی خوراک کا نگران بننے سے اجتناب کرنے لگے یہ بات مسلمانوں کے لیے بڑی پریشانی کا باعث بنی انہوں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اور وہ لوگ تم سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تم فرمادو: ان کے لیے بہتری کرنا زیادہ بہتر ہے''۔

یہ آیت یہاں تک ہے: (لَاَعْنَتَكُمْ) ۔

3670-اخرجه ابو داؤد في الوصايا باب ما جاء في ما لولي اليتيم ان ينال من مال اليتيم (الحديث 2872) . واخرجه ابن ماجه في الوصايا، باب قوله (ومن كان فقيرًا فليأكل بالمعروف) (الحديث 2718) . تحفة الاشراف (8681) .

3671-اخرجه ابو داؤد في الوصايا، باب مخالطة اليتيم في الطعام (الحديث 2871) بنحوه . تحفة الاشراف (5569) .

3672 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ (اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا) قَالَ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ حِجْرِ الرَّجُلِ الْيَتِيْمُ فَيَعْزِلُ لَهُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَآنِيَتَهُ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ) فَاَحَلَّ لَهُمْ خُلْطَتَهُمْ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم کے طور پر کھا لیتے ہیں''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ پہلے کسی شخص کے زیر پرورش کوئی یتیم ہوتا تھا' وہ اس یتیم کا کھانا' اس کا مشروب اور اس کا برتن الگ رکھتا تھا' یہ بات مسلمانوں کے لیے بڑی پریشانی کا باعث بنی تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا:

''اور اگر تم ان کے ساتھ گھل مل جاتے ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں''۔

تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے ان کے ساتھ گھل مل جانا حلال قرار دیا۔

بَاب اجْتِنَابِ اَكْلِ مَالِ الْيَتِيْمِ .

یہ باب ہے کہ یتیم کا مال کھانے سے اجتناب کرنا

3673 - اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ" . قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هِيَ قَالَ "الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالشُّحُّ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبَا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

ہلاکت کا شکار کر دینے والی سات چیزوں سے بچو۔

عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون سی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا' کنجوسی کرنا' ایسے شخص کو قتل کر دینا جس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو' البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا اور پاک دامن' غافل' مومن خواتین پر (زنا کا) الزام لگانا''۔

3672-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5574) .

3673-اخرجه البخاري في الوصايا، باب قول الله تعالى (ان الذين ياكلون اموال اليتامى ظلمًا انما ياكلون في بطونهم نارًا و سيصلون سعيرًا) (الحديث 2766) و في الحدود، باب رمي المحصنات (الحديث 6857) واخرجه مسلم في الايمان ، باب بيان الكبائر و اكبرها (الحديث 145) . و اخرجه ابو داؤد في الوصايا، باب ما جاء في التشديد في اكل مال اليتيم (الحديث 2874) . و الحديث عند: البخاري في الطب، باب الشرك و السحر من الموبقات (الحديث 5764) . تحفة الاشراف (12915) .